سید لطف اللہ، کراچی

شہنشاہ اور قزاق کی کہانی (جون ۹۶) آپ نے خوب بیان کی ہے۔ آپ نے دنیا کا ہر کام صیہونی سازش کے تحت انجام پانے کے نظریے کو مسترد کر کے بڑا اچھا کیا ہے۔ امریکہ کے یہودیوں کے مٹھی میں ہونے کو بھی بڑے اہتمام سے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ نے درست موقف پیش کیا ہے کہ امریکہ دراصل اپنے ہی مفادات کے لیے کام کر رہا ہے، یہودیوں کے نہیں۔ ہماری قومی نفسیات بھی سازشوں کو اور دشمنوں کو ذمہ دار قرار دے کر خود پاؤں پسار لینے کی بن گئی ہے۔

سید ندیم احمد، سکھر

خطوط مودودی" کا مطالعہ (جون ۹۶) ہمیں سید مودودی کے دور میں واپس لے جاتا ہے اور ہم کچھ لمحات ان کے ساتھ گزارتے ہیں۔ اس خوش گوار تجربے کے لیے ہم پروفیسر خورشید احمد کے ممنون ہیں۔

محمد اسحق، کوئٹہ

معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان کی قسمت طالبان کے ہاتھ آگئی ہے (نئی امیدیں' نئے خطرات جون ۹۶)۔ معاہدہ پشاور کے موقع پر پاکستان اور ملت اسلامیہ کے مفادات سے غداری کی سزا اہل پاکستان اور افغانستان آج تک بھگت رہے ہیں اور ابھی آیندہ نسلیں بھی اس کی قیمت ادا کریں گی۔ دعا ہے کہ حکمت یار ربانی معاہدہ مستقبل کی بنیاد بن جائے۔

ڈاکٹر رشید احمد، نوشہرہ

امریکہ اور اسلامی تحریکات (مئی ۹۶) ہم سب کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ اس میں تشدد کے حوالے سے اخوان المسلمون اور جماعت اسلامی پاکستان کا موازنہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حکومت نے جماعت پر ظلم و ستم مصری حکومت کی طرح نہیں کیا اس لیے جماعت نے تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ جماعت اسلامی پاکستان کے متشدد نہ ہونے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس پر دور ابتلا نہیں آیا۔ جماعت کے بانی امیر سید مودودی کو یہ ابتلا تختہ دار تک لے گیا۔ مرکزی شوریٰ کے تمام ارکین نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ڈاکٹر نذیر شہید اور اللہ بخش شہید نے جام شہادت نوش فرمایا۔ جماعت کے متشدد اور انتہا پسند نہ ہونے کی